مولانا محمد اکرم مدنی ﷾
(مدرس جامعہ سلفیہ)

ترجمۃ القرآن الکریم

اطمینان قلب

الذین امنو وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب(الرعد آیت 28)

ترجمہ:۔ جولوگ ایمان لائے ان کے دل اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ یادرکھئے اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کوتسلی حاصل ہوتی ہے

قارئین کرام! مذکورہ بالا آیت کریمہ میں انسان کی تمام پریشانیوں' بے چینیوں کا علاج ذکر الٰہی میں بتلایا گیا ہے۔ حقیقتاً ذکر الٰہی سے ہر دل کو اطمینان اور سکون قلب کی دولت حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم کے متعدد مقامات پر ذکر الٰہی کی اہمیت کا بار بار تذکرہ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات سے واضح ہے۔ سورۃ العنکبوت کی آیت 45 میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے(ولذکر اللہ اکبر)'' کہ اللہ کا ذکر ہر چیز سے بڑا (افضل) ہے۔''

اور سورۃ البقرۃ آیت 205 میں حکم ربانی ہے

(واذکر ربک فی نفسک تضرعا و خیفۃ ودون الجھر من القول بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلین'' یعنی'' اپنے رب کو اپنے دل میں صبح وشام گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے یاد کرو نہ کہ اونچی آواز سے اور اہل غفلت میں سے مت ہونا۔''

ذکر الٰہی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ اللہ رب العزت نے جہاد کے موقعہ پر کثرت ذکر کا حکم دیا۔ جیسا کہ سورۃ الانفال کی آیت 45 میں اہل ایمان کو مخاطب کیا گیا(یاایھا الذین امنوا اذالقیتم فئۃ فاثبتوا واذکرو اللہ کثیرا لعلکم تفلحون) یعنی'' اے ایمان والو! جب تم کسی مخالف فوج سے ملاقات کرو (لڑائی کرو) تو ثابت قدم رہو اور کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیجئے۔ تاکہ تمھیں کامیابی حاصل ہو۔''

علاوہ ازیں سورۃ الاحزاب میں بھی اللہ رب العزت نے اہل ایمان کو حکم دیا ہے فرمایا(یاایھا الذین امنو اذکرو اللہ ذکرا کثیرا و سبحوہ بکرۃ واصیلا) (باقی صفحہ نمبر 83)

ترجمۃ الحدیث

ذکر الٰہی کی فضیلت

عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال مثل الذی بذکر ربہ والذی لا یذکرہ مثل الحی والمیت) (رواہ البخاری' کتاب الدعوات' باب فضل الذکر)

وفی روایۃ قال مثل البیت الذی یذکر اللہ فیہ والبیت الذی لا یذکر الہ فیہ مثل الحی والمیت) (صحیح مسلم' باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ)

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ شخص کی مثال ہے اور دوسری روایت میں (جسے حضرت امام مسلم رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے) آپ نے فرمایا اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس گھر کی جس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا جاتا' زندہ اور مردہ کی مثال ہے۔''

قارئین کرام! مذکورہ بالا دونوں احادیث میں ذکر الٰہی کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کا مقام مثال سے واضح کیا گیا ہے' کہ جو انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے' وہ گویا زندہ انسان ہے اور اس کا دل زندہ ہے اور جو انسان اللہ کا ذکر ترک کر دیتا ہے' تو ترک ذکر موت کی طرح ہے' جس طرح انسان پر موت طاری ہو جائے تو اس کے بعد وہ کوئی عمل نہیں کر سکتا' اس طرح اللہ کے ذکر سے غفلت برتنے والا اللہ تعالیٰ سے اتنا دور ہو جاتا ہے کہ وہ ایسا کوئی کام نہیں کر پاتا' جس سے اسے نفع ہو اور اللہ اس سے خوش ہو جائے۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ نے اس گھر کو زندہ انسان کا گھر قرار دیا ہے' جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہو اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہ کیا جاتا ہو وہ مردہ انسان کی طرح ہے۔

مذکورہ احادیث کی مثال سے ذکر الٰہی کی فضیلت واہمیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں متعدد احادیث رسول ﷺ میں ذکر الٰہی کا مقام ومرتبہ اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اختصاراً دو احادیث کا مزید ذکر کیا جاتا ہے۔ (عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ سبق المفردون قالوا وما المفردون یا رسول اللہ ﷺ قال الذاکرون اللہ کثیرا والذاکرات)(صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء)'' حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ (باقی صفحہ نمبر 83)